Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۵ صفر ۱۴۱۰ھ، ۷ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۰۳

اخبار احمدیہ

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیریت ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، بے انتہا فضلوں سے نوازے اور صد سالہ جشنِ تشکر کے سال کو نہ ختم ہونے والی خوشیوں کا سال بنا دے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" دُعا کی ایسی ہی حالت ہے۔ جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اُس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دُنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پود ابننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا۔ مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا وہ یہ چاہتا ہے۔ کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا۔ مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کون سا موقعہ ہے۔ وہ صبر سے اُسکی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے یہی حال دُعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۴۱)

● "دو چیزوں کے باہم ملنے اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیادار دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن جبکہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور اُنکی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو اسوقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے پھر خدا کی رضا اسکی رضا اور اسکی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں پہنچکر خدا کی محبت اس کیلئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جسطرح زندگی کے واسطے لوازمِ زندگی ہیں اُسکی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اسکی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیاداروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اسی ہم و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیادار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۲)

● مکرم عبدالخالق صاحب (کارکن صد سالہ جوبلی فنڈ) کی اہلیہ محترمہ منور ناصرہ صاحبہ کا پتے کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد پیچیدگی ہے اور جگر متاثر ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں دوبارہ داخل کیا گیا ہے

● مکرم رشید احمد صاحب رحمت بازار بیمار رہنے کی وجہ سے کافی پریشان ہیں

● مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (فیکٹری ایریا ربوہ) بعارضہ خرابی جگر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

● محترمہ نور بیگم صاحبہ کا راولپنڈی ہسپتال میں کولھے کا اپریشن ہوا ہے اب گھر واپس آگئی ہیں لیکن صحت کمزور ہے

● محترمہ مسز فاطمہ سلیم صاحبہ ہومیو ڈاکٹر کرنڈی اپنے کلینک کی کامیابی اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

● مکرم شفیق احمد صاحب کارکن الفضل کے والد محترم عبداللطیف صاحب کارکن اصلاح وارشاد آنکھوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب سے ان سب کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ایک علمی اجلاس

'بزم علم و ادب' کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۷ ستمبر بروز جمعرات بوقت سوا پانچ بجے شام دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب پرویز پروازی "سفرنامہ نگاری کی تاریخ اور اس کا فن" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کریں گے۔ اہل ذوق حضرات تشریف لا کر مستفید ہوں۔

مرزا انس احمد
صدر بزم علم و ادب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۷؍تبوک ۱۳۶۸ہش ۷؍ستمبر ۱۹۸۹ء

ناقدانہ نظر

نفسیات کے ماہر کہتے ہیں کہ ہر انسان کو تین زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک زاویہ تو یہ ہے کہ لوگ اس کے متعلق کیا سمجھتے ہیں۔ اس کے برتاؤ سے کیا نتائج نکالتے ہیں۔ دوسرا زاویہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ اکثر اوقات ان دو زاویوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ انسان اپنی بات کا جواز پیش کرتا ہے اور اسے درست سمجھتا ہے۔ اپنے آپ کو ناقدانہ نظروں سے دیکھ ہی نہیں سکتا۔ لوگ چاہے کچھ کہتے رہیں اور بعض اوقات تو اسے پتہ بھی نہیں چلتا کہ لوگ کیا کہتے ہیں اور جب اچانک پتہ چلتا ہے تو وہ حیران رہ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ لوگ کتنا غلط اندازہ لگاتے ہیں۔ تیسرا زاویہ یہ ہے کہ وہ واقعی کیسا ہے۔ یعنی نہ وہ کچھ جو لوگ سمجھتے ہیں۔ نہ وہ کچھ جو اپنے آپ کو وہ خود سمجھتا ہے۔ بلکہ ان دونوں سے مختلف اور حقیقت سے قریب تر۔ اگر ہم اپنے لئے بھی ناقدانہ نظر پیدا کر لیں تو شاید ہمارے لئے یہ آسان ہو جائے کہ ہم حقیقت کو پا سکیں۔ لیکن یہ بات ہے بہت مشکل۔ کوئی کہتا ہے ہم ضدّی ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہم مستقل مزاج ہیں۔ کوئی کہتا ہے ہم بڑے سخت گیر ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہم تو صرف ضروری حد تک سختی کرتے ہیں۔ اور اسے سختی کہا بھی نہیں جانا چاہیئے۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ اپنے لئے ہماری ناقدانہ نظر ہم سے اوجھل رہتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ "آدمی کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہیں بھلا یہ کون سی صفت ہے جس کے اوپر ناز کیا جائے۔ شر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے۔ کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں"

یہ ناقدانہ نظروں کے فقدان ہی کا نتیجہ ہے کہ انسان بدی کر کے بھی اس پر فخر کرے۔ ہمارے خیال میں ہمیں دوسروں کے افعال پر تنقید کر کے اسے اپنے اوپر وارد کرنا چاہیئے۔ ہر کام جو دوسروں کے لئے برا ہے وہ ہمارے لئے بھی برا ہے لیکن ہم اپنے لئے جواز نکالنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں اور یہی غلطی بعض لوگوں کو بدی پر فخر کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔

خود خدا کو آسمانوں سے اترتے دیکھ کر
کس طرح جلسہ کی برکت سے کوئی جائے مُکر
ہر نظر سے پھوٹتی تھی روشنی کی اک کرن
ہر جبیں میں عزم تھا اور عزم بھی پائندہ تر

(ابوالاقبال)

شعرِ دلآویز!

صد نکتۂ فارابی و یک شعرِ دلآویز
صد دفترِ سینائی و یک مصرعِ مے ریز

کاشانۂ دل میں ہے کسی اور کی شاہی
قیصر ہے نہ کسریٰ ہے نہ جمشید نہ پرویز

اک آہِ سحر گاہ تے اسرار کئے فاش
گو نورِ سمٰوات ہے خودّار و کم آمیز

درویشِ خدامست کو دشوار نہیں ہے
وہ معرکۂ تیغ ہو یا عشقِ بلاخیز

نُور خرد افروز فقط نُورِ حرم ہے
افرنگ کا دانش کدہ بے نُورِ گماں خیز

کہتے ہیں جسے اہلِ نظر بندۂ مومن
رکھتا ہے دلِ گرم نگہ پاک عمل تیز

آگاہ کوئی قوّتِ مومن سے نہیں ہے
فرعون نہ دارا نہ سکندر ہے نہ چنگیز

آفاق میں ہاتھ اُس کا نگاہ زندۂ تقدیر
پُر سوز سخن اس کا ادا اُسکی دلآویز

اک تازہ تغیّر کا ہے متّاد جہاں میں
افکار جلیل اُسکے، بیاں ولولہ انگیز

اللہ کا نائب تہِ افلاک ہے مومن
جبّار و جہاں دار و جہاں ساز و جہاں خیز

سعید احمد اعجازؔ

روشنی، رنگ، پھول اور خوشبو
کس لئے ان سے ڈر رہے ہو تم
چھین کر زندگی سے رعنائی
اس کی توہین کر رہے ہو تم

(عبدالکریم قدسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جاپان کی سرگرمیاں

احمدیہ جماعت جاپان کی طرف سے شائع ہونے والی ماہوار رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۳ اپریل کو دعوت الی اللہ کا دن بمقام ویجیما منایا گیا۔ خدا کے فضل سے قریباً ۵۵۰۰ اشتہار تقسیم ہوا۔ مجموعی طور پر گیارہ افراد جماعت ٹوکیو نے اس میں حصہ لیا۔ پیغام حق پہنچانے میں ۲۷ گھنٹے وقت دیا گیا۔ یہ ماہ اپریل ۱۹۸۹ء کی رپورٹ میں شائع کیا گیا ہے۔ ماہ مئی میں ایسا ہی ایک دن ۱۴ مئی کو بمقام کتا سینجو منایا گیا خدا کے فضل سے تقریباً ۷۸۰۰ اشتہار تقسیم کئے گئے۔ مجموعی طور پر ۱۵ افراد جماعت ٹوکیو نے حصہ لیا۔ پیغام حق پہنچانے میں تقریباً ۱۹ گھنٹے وقت صرف کیا گیا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ میں تحریر ہے کہ ۱۴ جولائی کو یوم دعوت الی اللہ منانے کے لئے کتا سینجو کے پلیٹ فارم ۵ پر اکٹھے ہونے جا رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے پرانے اوراق پر نظر ڈالیں تو ایک ۱۴ مئی ۱۹۰۳ء کا وہ بھی دن تھا جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک ذکر پر فرمایا تھا کہ "صدق اور عاجزی کام کرتی ہے۔ مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈال کر سیدھا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے۔ بوستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ میں اچھا ہو جاؤں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی۔ جبکہ ہزاروں بے گناہ تیرے لئے بد دعا کرتے ہیں۔ اس نے یہ سن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا"۔

اور آج ہم جبکہ دعوت الی اللہ کے دن کو عملی رنگ میں منانے کی غرض سے اکٹھے ہو رہے ہیں تو یہ کس جذبے کا نتیجہ ہے؟ یقیناً ہر اس شخص کا دل گواہی دے گا جو اپنے آرام کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور امام جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دعوت الی اللہ کے فرائض کی ادائیگی کے لئے دوڑ کر آتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے اس عمل کے باعث نجات پانے کا مستحق ہوگا مجھے جناب ثناء اللہ صاحب کی ایک بات بہت پسند آئی۔ انہوں نے بتایا میرا بخار کی وجہ سے آج کی تقریب میں شامل ہونا مشکل نظر آ رہا تھا جبکہ مجھے دوستوں نے کہا بھی کہ تم آرام کرو مگر میرا دل بے چین تھا کہ کسی طرح آج کے دعوت الی اللہ پروگرام میں شامل ہو جاؤں اور اس جوش اور جذبے کے نتیجے میں ہمت کر کے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ اگرچہ اس وقت بھی میں بخار کے باعث تکلیف محسوس کر رہا ہوں مگر دوسری طرف دل بہت خوش ہے کہ میری حاضری ہو گئی کل حاضر ہونے والوں کی تعداد بارہ کے قریب ہو چکی تھی ان کے نام یہ ہیں۔ مرزا ظفر احمد۔ ملک منیر احمد۔ مقصود احمد۔ نصیر احمد۔ فہیم احمد خالد۔ داؤد احمد۔ شاہد مرزا۔ طلعت محمود۔ جاوید مرزا۔ ثناء اللہ ملک رفیع احمد اور مبشر احمد اس کے بعد ہمارے اطفال و ناصرات میں فرحان احمد۔ فریحہ احمد اور سعید احمد نے بھی حصہ لیا۔ ہم نے دو دو دوستوں کا گروپ بنایا اور یہ داعیان الی اللہ اس عزم کے ساتھ گلی گلی کوچہ کوچہ پھیل گئے کہ۔

ے جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

مرزا ظفر احمد صاحب صدر احمدیہ ایسوسی ایشن ٹوکیو نے جاپان کے روزنامہ "یومی اوری" کو ایک خط لکھا جو اس اخبار کی ۱۵ مئی کی اشاعت میں شائع ہوا۔ یہ خط ایک صاحب ڈیوڈ جارڈین (DAVID JARDINE) کے ایک خط شائع شدہ ۲۷ اپریل کے جواب میں لکھا گیا تھا جارڈین (JARDINE) نے اپنے خط میں بعض وضاحتیں طلب کی تھیں۔ مرزا ظفر احمد صاحب نے اپنے خط میں تحریر کیا کہ مغربی ممالک نے جو مسخ شدہ باتیں پھیلائی ہوئی ہیں۔ جارڈین (JARDINE) کے خط میں پوری طرح جھلک رہی ہیں اخبارات میں مسلم ممالک کے متعلق جو بداخلاقی کی خبریں شائع ہوتی ہیں ان میں لفظ "مسلم" اور "اسلام" کی بھرمار ہوتی ہے اور یہی وہ بات ہے جس نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ان سب باتوں کا تعلق اسلام سے ہے۔ اگر مغربی ممالک کے صحافی سیاست دانوں کے ساتھ ان کے مذاہب کا ذکر بھی ضروری سمجھتے ہیں تو انہیں اپنے سیاست دانوں کے ساتھ بھی عیسائی کا لفظ استعمال کرنا چاہئے۔ اسلام میں تو جبر ہے ہی نہیں۔ قرآن مجید کی ایک آیت میں بتایا گیا ہے کہ مذہب کے معاملے میں جبر جائز نہیں ہے۔ وہ اپنے سیاست دانوں کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح کیوں نہیں کہتے کہ پانامہ کے عیسائی حکمران جنرل نوریگا یا برطانیہ کی عیسائی وزیر اعظم مسز تھیچر یا جنوبی افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے نسل پرست پالیسی کو عیسائیت کے ساتھ منسلک کریں۔ میں کسی بات کی نہ تائید کر رہا ہوں نہ تردید لیکن یہ بتایئے کہ اگر ان باتوں کے ساتھ عیسائیت کا ذکر کیا جائے تو عیسائیت کے متعلق لوگوں کو کیا تاثر ملے گا۔

یہ بھی ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ مغرب کے صحافی اسلام کے خلاف بات کرتے ہوئے خمینی کا حوالہ دیتے ہیں اور اسے اس زمانے کا سچا امام پیش کرتے ہیں اور دنیا کو یہ بتاتے ہیں کہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ اسلام کے عین مطابق ہے حالانکہ شیعہ مسلم تعداد میں کم ہیں اور خمینی صرف انہی کا لیڈر ہے۔ میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے کام کا مداح ہوں کہ انہوں نے ضمیر کے قیدیوں کو رہائی دلانے کے لئے خاصا کام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ایمنسٹی انٹرنیشنل کر رہی ہے وہ مسلمان آپ کو بتائیں گے وہ دین حق کی تعلیم کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس مذہب میں ظلم چاہے حکومت کی طرف سے ہو یا ان لوگوں کی طرف سے جو اپنی زندگی سے مایوس ہو کر ایسی حرکات کرتے ہیں ناجائز ہے اور مظلوم کو اپنی حفاظت کا حق دیا گیا ہے۔ جنگ کے دوران بھی معصوم لوگوں کی جان لینا ممنوع ہے۔ دوسرے مذاہب سے رواداری برتنا لازمی امر ہے۔ دوسرے لوگوں کی عبادت گاہوں کی تکریم کرنا فریضہ ہے لیکن کیا سیاستدان کسی مذہب کی پیروی کرتے ہوئے اپنی سیاست چمکاتے ہیں یا صرف مذہب کا نام لے کر لوگوں کے جذبات کو ابھارتے اور اپنا کام نکالتے ہیں۔

روزنامہ یومی اوری نے اپنی ۵ اپریل ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع کی کہ سلمان رشدی کی متنازعہ فیہ کتاب "شیطانی آیات" کے کچھ حصے جاپانی زبان میں ترجمہ کر کے ۱۵۰۰/- ین کے حساب سے دو نوجوان ٹوکیو کے شی بویا سٹیشن پر فروخت کر رہے تھے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ۵۴۷ صفحات کی کتاب میں سے ۱۳ صفحات کو پمفلٹ کی شکل دی گئی اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کام کس نے کیا۔ کس نے انتخاب کیا۔ کس نے شائع کیا۔ کس نے اس کی اشاعت پر رقم خرچ کی۔ لیکن دو غیر جاپانی نوجوان یہ پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے۔ جب ان نوجوانوں سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو اسرائیلی بتایا۔ جس سٹیشن پر یہ کتاب فروخت کی جا رہی تھی وہاں کام کرنے والے اور مسافروں نے یہ بات بتائی کہ راستے میں یہ نوجوان اس پمفلٹ کو تقسیم کرنے کے لئے پیش کر رہے تھے اور یہ بات دوپہر کے ۲ بجے کی تھی انہوں نے اپنے پاس ہی ایک کتبہ لگا رکھا تھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ رشدی کی کتاب آپ یہاں کہیں سے نہیں خرید سکتے (جس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ پمفلٹ آپ ضرور خریدیں) اس پمفلٹ کے (جو چوالیس صفحہ پر مشتمل ہے) ٹائٹل پر جاپانی زبان میں "شیطانی آیات" کے الفاظ لکھے تھے اور ذیلی عنوان یہ دیا گیا تھا "متنازعہ فیہ ناول جس کی وجہ سے ۲۱ افراد دو ہفتوں میں اپنی جان کھو بیٹھے"۔ اس کے ٹائٹل پر ایک طرف خمینی کی تصویر بھی دی ہوئی ہے۔ اس پمفلٹ میں نیوز ویک میگزین کے مضمون کے خاصے لمبے اقتباسات دیئے گئے ہیں جن میں اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ ناول متنازع فیہ کیوں بنا۔ اور رشدی کا پس منظر کیا ہے اس پمفلٹ میں رشدی کی کتاب کے اصلی انگریزی الفاظ اور ان کا ترجمہ دیا ہوا ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پمفلٹ فروخت کے لئے پیش کیا جا رہا ہے تو بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے ان میں دفاتر میں کام کرنے والے طالب علم اور خواتین شامل تھیں۔ نوجوانوں نے بتایا کہ ان سب لوگوں نے یہ پمفلٹ خریدا ہے ۲۰ منٹ تک خرید و فروخت کا یہ سلسلہ جاری رہا لیکن اس کے بعد (چونکہ ان کے پاس وہاں کسی چیز کے فروخت کرنے کا لائسنس نہیں تھا) ان کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے باقی کتابیں جو ان کے پاس رہ گئی تھیں اٹھائیں اور وہاں سے چلے گئے اس خبر کے متعلق بھی مرزا ظفر احمد صاحب نے روزنامہ "یومی اوری،، کو ایک خط لکھا اور اس میں اس بات کی تعریف کی کہ واقعہ کی رپورٹنگ کرتے ہوئے اخبار نے جانبداری سے کام نہیں لیا۔ مرزا صاحب نے مزید اس خط میں لکھا کہ اس رپورٹ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے لیکن وہ دین حق کی مخالفت کے درپے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد کبھی کوئی کتاب چھپ جاتی ہے اور کبھی کوئی مضمون پیش کر دیا جاتا ہے اور مغربی صحافیوں کی طرح جو طریق استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تحریروں کو افسانوی تحریریں کہہ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان کا سامنا کرے تو یہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ یہ حقائق تو نہیں پیش کئے گئے یہ تو افسانہ ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ چونکہ جاپان کے لوگ اس قسم کے حقائق سے واقف نہیں ہیں۔

اس لئے وہ حقائق اور افسانے میں فرق نہیں کر سکتے۔ اور اس قسم کے پراپیگنڈے سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ جاپان کا پریس اور یہاں کے دانشور بہت حد تک مغربی میڈیا پر انحصار کرتے ہیں۔ خاص طور پر دین حق کے متعلق جو کچھ بھی انہیں جاننا ہو وہ انہی سے حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ مغربی ممالک کا پریس تو ایک لمبے عرصے سے متعصب ہے اور عام طور پر اسلام اور مسلمان کے متعلق ان کی رپورٹنگ مسخ شدہ حقائق سے تعلق رکھتی ہے۔ مرزا ظفر احمد نے قارئین سے اس بات کی درخواست کی کہ وہ افسانوں کی بجائے حقائق کی طرف توجہ دیں۔

محمد اسمٰعیل نادر قریشی

دیانت کی ایک مثال

پاکستان بننے کے بعد ستمبر ۱۹۴۷ء میں ہم شملہ سے راولپنڈی پہنچے۔ یہاں نیو دہلی سے آئے ہوئے دو دوست خواجہ عبدالغنی صاحب ایڈووکیٹ (اللہ تعالیٰ جنت میں انکے درجات بلند فرمائے) اور ملک محمد شریف صاحب نے اپنے ساتھ میرے لئے بھی ایک تیسرا سٹ الاٹ کرا رکھا تھا۔ اس بلڈنگ میں ایک کمرہ نماز کے لئے مختص کر کے باقی تینوں حصوں میں ہم تینوں دوستوں نے رہائش اختیار کر لی۔

مین روڈ پر ہمارے قریب ہی چوک میں کئی دکانیں تھیں جو سکھ ہندو چھوڑ کر جا رہے تھے اور ان کی جگہ مسلمان مہاجر اپنا کاروبار جمانے کی فکر میں تھے۔ وہاں ایک فروٹ بیچنے والے نے بھی اپنا کاروبار شروع کیا۔ اس کی دکان پر پہلی دفعہ جانے پر ہی معلوم ہوا کہ وہ عرصہ سے یہ کام کرتا چلا آ رہا ہے اور یہ کہ پھل فروٹ کے بارے میں سوجھ بوجھ اچھی رکھتا ہے۔

اتفاق کی بات ہے کہ جب میں دوسری بار اسکی دکان پر گیا اور کافی سا فروٹ خرید کر تھیلے میں رکھ لیا تو معلوم ہوا کہ بٹوا تو میں گھر سے لانا ہی بھول گیا ہوں۔ یہ سوچ کر کہ دکاندار سے نئی واقفیت ہے دل میں کسی قدر پریشانی پیدا ہوئی کچھ توقف کے بعد اس سے کہا کہ "پھلوں والا تھیلا یہیں رکھیں۔ میں پیسے لانا بھول گیا ہوں۔ ابھی واپس آ کر یہ لے جاؤنگا" مگر دکاندار نے تھیلا اٹھا کر مجھے دیتے ہوئے کہا "نہیں صاحب آپ یہ لے جائیں۔ پھر جب بھی آپ کا ادھر آنا ہو پیسے مل جائیں گے۔ آپ بالکل فکر نہ کریں"۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کروں کیا نہ کروں۔ میرے تردد کو دیکھ کر دکاندار نے لمحہ بھر میری طرف دیکھا اور کچھ توقف کے بعد کہا "آپ کے پاس اگر دو منٹ فالتو ہوں تو میں آپ کو ایک بڑا دلچسپ اور عجیب قصہ سنانا چاہتا ہوں"۔

ابھی وہ نیا نیا پاکستان میں آیا تھا میں سمجھا کہ آتے ہوئے رستہ میں کوئی غیر متوقع بات پیش آئی ہو گی"۔ لیکن اس کے پہلے ہی فقرے نے مجھے چونکا دیا۔ وہ کہنے لگا "جناب میں نے آپ کا قادیان دیکھا ہے۔ میرا ایک دوست جلسہ پر مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ میں تو یہی سمجھ کر گیا تھا کہ عرس قسم کا کوئی میلہ ہو گا مگر وہاں مجھے عجیب و غریب چیزیں دیکھنے کو ملیں،،

"یہ کب کی بات ہے؟" میں نے پوچھا اور دل میں حیران تھا کہ اس تھوڑے سے وقت میں اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔
"یہی کوئی چند سال پہلے کی بات ہے" اس نے کہا "ہم وہاں ایک مہمان خانے میں ٹھہرے تھے۔ پہلی رات ہی میں نے دیکھا کہ ہمارے کمرے سے کئی لوگ صبح صبح اذان سے بہت پہلے تہجد کی نماز کے لئے (عبادت گاہوں) میں پہنچ گئے۔ پھر اذان کے بعد تو سوائے کام کرنے والے والنٹیئر لڑکوں کے سبھی جوان بوڑھے نماز کے لئے چلے گئے۔ اتنی سردی تھی کہ میں تو کانپ رہا تھا ... خیر اصل واقعہ جو میں آپکو سنانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ آپ تو جانتے ہی ہوں گے وہاں ایک چوک ہے جس میں کتابوں ہی کتابوں کی دکانیں ہیں۔ ایک دن ہم اس چوک سے گزر رہے تھے۔ خوب بھیڑ بھاڑ تھی۔ میرے دوست نے مجھ سے رومال مانگا۔

اس رومال میں اس نے کچھ نقدی باندھی اور لوگوں کی نظریں بچا کر چپکے سے پوٹلی چوک میں ایک طرف پھینک دی۔ پھر ہم ادھر ادھر گھومتے پھرتے رہے شام کی نماز کے بعد کھانا کھایا۔ ایک دکان سے چائے پی اور میرے دوست نے میرے کان کے قریب آ کر کہا چلو تمہارا رومال تمہیں واپس دلا دیں ہم قریب ہی ایک گمشدگی کے دفتر میں چلے گئے وہاں چند نوجوان میز کرسیوں پر بیٹھے کام کر رہے تھے ایک کام کرنے والے کے پاس جا کر میرے دوست نے کہا "ہمارا ایک رومال جس میں ۴ روپے کچھ آنے بندھے ہوئے تھے چوک میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملا ہو اور آپ کے پاس پہنچ گیا ہو تو مہربانی کر کے ہمیں دے دیجئے۔ اس نے رومال کا رنگ ہم سے پوچھا اور پھر میز کا دراز کھول کر سرخ رنگ کا رومال مع نقدی ہمارے حوالے کیا اور ایک رجسٹر پر میرے دوست کے دستخط لے لئے۔ یہ میں نے وہاں دیکھا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ آج کل ایسی مثال اور کہیں نہیں ملے گی"۔ اور اس دکاندار نے پھل والا تھیلا اٹھا کر میرے حوالے کیا اور کہنے لگا "میں نے کہا نا کہ آپ کے پیسوں کا مجھے قطعاً کوئی فکر نہیں۔ جب کبھی پھر آپ کا ادھر آنا ہو مجھے دے جائیں"۔

محبت کا پیغام

آج کل جب ہم ستاروں کی دنیا میں بیٹھ کر اپنی ہی دنیا کا نظارہ کر سکتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی کمینگیاں، خود غرضیاں، یہ زمین کے چند ٹکڑوں کو بانٹنے کی کوشش اور انسانوں کی چند ٹولیوں پر اپنا سکہ چلانے کی خواہش کیسی بعید از عقل باتیں ہیں۔ ساری دنیا کے خزانے انسانی بس میں آ سکتے ہیں، تو کیا انسانوں میں ذی شعور، منصف مزاج اور دیانت دار لوگوں کی اتنی تعداد موجود نہیں ہے جو سب کو منوا سکے کہ یہ جنگی اڈے سمیٹ لو۔ یہ بم اور راکٹ، توپیں، بندوقیں سمندر میں غرق کر دو اور ایک دوسرے پر قبضہ جمانے کے بجائے سب مل کر تسخیر کائنات کو چلو، جہاں جگہ کی کوئی تنگی نہیں ہے جہاں کسی کو کسی سے الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں لامحدود فضائیں ہیں اور ان گنت دنیائیں۔ مجھے یقین ہے کہ انسانیت جس نے اپنے دشمنوں سے آج تک کبھی ہار نہیں کھائی اب بھی فتح یاب ہو کر رہے گی اور آخر کار جنگ و نفرت اور ظلم و کدورت کے بجائے ہماری باہمی زندگی کی بنا وہی ٹھہرے گی، جس کی تلقین اب سے بہت پہلے فارسی شاعر حافظ نے کی تھی۔

خلل پذیر بود ہر بنا کہ می بینی
مگر بنائے محبت کہ خالی از خلل است

(دست تہ سنگ ۔ فیض احمد فیض)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

نون۔سین

ڈاکٹر جارج ہیچنگز

ڈاکٹر جارج ہیچنگز بارہ سال کے تھے تو ان کے والد فوت ہو گئے لیکن اس چھوٹی سی عمر میں بھی ان کو محنت اور تحقیق کے شوق کا بھرپور جذبہ دے گئے اور اب ڈاکٹر جارج کا خیال ہے کہ اسی جذبے کی وجہ سے وہ اب تک جبکہ ان کی عمر ۸۴ سال ہو گئی ہے سائنسی طبی تحقیق میں پوری طرح مصروف رہتے ہیں شاید اس چھوٹی سی عمر میں اپنے باپ کی وفات کا سانحہ دیکھ کر ان کے دل میں خیال آیا کہ مریضوں کی مدد نہایت ضروری ہے اور یہ وہ کام ہے جس کے لئے انہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے اور اپنی زندگی اسی کام پر لگا دینی چاہیئے چنانچہ انہوں نے جو تحقیق کی وہ ساری دواؤں کے متعلق ہے۔ انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے متعلق ہے۔ درد کو کم کرنے اور بیماری کو دور کرنے کے متعلق ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب انہیں بپتسمہ دیا گیا تھا تو ان کے باپ نے ان کی زندگی انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی۔ ساری عمر انہیں اس وقف کا پاس رہا ہے اور انہوں نے یہ کوشش کی ہے۔ وہ اپنے باپ کی امیدوں پر پورے اتریں اور ان کا اعتماد بحال رکھیں۔ جب ان کی عمر ۱۸ سال ہوئی تو انہوں نے واشنگٹن یونیورسٹی میں داخلہ لے کر اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور اس تعلیم کو سائنس کا محور بنایا۔

کہتے ہیں کہ انسان ہیرو کی تلاش میں رہتا ہے اور جب اسے اپنی مرضی کا ہیرو مل جائے تو وہ اپنی زندگی کو اس کے مطابق بنانے کی کوشش کرتا ہے واشنگٹن یونیورسٹی میں داخلے کے وقت ڈاکٹر جارج ہیچنگز کو جس شخص کا سب سے زیادہ خیال آیا وہ انسانیت نواز لوئی پاسیچر تھے (LOUIS PASTEUR) چنانچہ انہوں نے اپنی پہلی تقریر کا موضوع اسی شخص کی زندگی کو بنایا۔ پاسیچر دراصل ایک تحقیقاتی ذہن رکھنے والے انسان تھے اور انہوں نے بیماری کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے بہت سی تحقیق کی ہوئی تھی۔ غالباً اسی لئے وہ ڈاکٹر جارج کے ہیرو بنے۔

۸۴ سال کی عمر خاصے بڑھاپے کی عمر ہے۔ لیکن جوں جوں ڈاکٹر جارج عمر میں بڑھ رہے ہیں۔ وہ اپنی کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ پھیلاتے چلے جا رہے ہیں۔ کہیں وہ فیلو ہیں کہیں وہ مشیر ہیں۔ کہیں وہ ڈائرکٹر ہیں کہیں وہ صدر ہیں۔ گویا کہ مختلف حیثیتوں سے جتنی بھی وہ خدمت کر سکتے ہیں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ شاید یہیں یہ بات بتا دی جائے کہ ۱۹۸۸ء کے دسمبر میں انہیں میڈیسن اور فزیالوجی کے لئے نوبل انعام ملا تھا۔

ان کے بچوں نے اپنی والدہ کی یاد میں اور ان کی سالگرہ کے موقع پر ایک ٹرسٹ قائم کیا جو ڈاکٹر جارج کو اپنی تحقیق کے سلسلے میں مدد دیگا چنانچہ نوبل پرائز کی رقم جو ایک لاکھ ۳۳ ہزار پونڈ تھی وہ بھی انہوں نے اسی ٹرسٹ میں داخل کر دی

جہاں وہ کام کر رہے ہیں یعنی اپنی تحقیق کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ وہاں سے اب تک پانچ افراد نے نوبل انعام لیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ کسی ایک تنظیم کے ساتھ کام کرنے والوں کا ریکارڈ ہے۔ جب ڈاکٹر جارج سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ "ویل کم کیمیکل لیبارٹریز اور ویل کم فزیالوجیکل لیبارٹریز جہاں وہ کام کر رہے ہیں اور جہاں سے ۵ افراد نے نوبل پرائز حاصل کیا ہے اس کی بنیاد ۱۸۹۰ء میں "ہنری ویل کم" نے رکھی تھی۔ ہنری ویل کم اپنے وقت کے ایک بہت نمایاں سائنس دان تھے۔ اور ان کا ہر شخص سے یہ کہنا تھا کہ اگر آپ کے پاس کوئی خیال ہے تو میرے پاس لائیے میں آپ کی مدد کروں گا۔ گویا کہ انہوں نے تحقیق کے لئے بنیادی طور پر جس طرح لوگوں کو اعتماد کی ضرورت تھی وہ اعتماد دیا اور لوگ بڑھ چڑھ کر آگے آئے اور انہوں نے ان کے پاس اپنے خیالات پیش کئے جن پر تحقیق جاری ہے۔

اپنے گھر کے متعلق بات کرتے ہوئے ڈاکٹر جارج کہتے ہیں کہ ان کے گھر کی فضا نہایت اچھی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے باپ نے جس شاندار طریق پر اپنی زندگی گزاری اور جس طرح اپنی زندگی کو وقف کئے رکھا اس سے وہ بہت زیادہ متاثر ہیں۔

ان کی تحقیق کا محور ایسی دوائیں ہیں جو انفکشن کو روکنے والی یا انفکشن ہو جائے تو اسے دور کرنے والی ہیں اور ایسی دوائیں بھی جو اعضائے انسانی کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں پیوند کرنے میں کام آ سکتی ہیں۔ اور ایسی دوائیں جو انتڑیوں میں خرابی پیدا ہونے سے لاحق ہونے والی بیماریوں سے تعلق رکھتی ہیں اور جو انتہائی تکلیف کا باعث ہوتی ہیں۔ اسی طرح کینسر سے بچاؤ اور کینسر کے علاج کے متعلق دوائیں۔ سب سے پہلی ایڈز کے متعلق دوا ڈاکٹر جارج ہیچنگز نے تیار کی ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سی دوائیں ہیں۔ جب ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی دواؤں سے تو لوگ بہت روپیہ کما رہے ہیں کیا آپ کو اس سے کوئی تکلیف دہ احساس تو پیدا نہیں ہوتا تو ڈاکٹر جارج نے کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے تحقیق کے لئے روپے کی ضرورت ہے اور جتنی زیادہ یہ دوائیں فروخت ہوں گی اتنا ہی طبی حلقے میں روپیہ بڑھیگا اور مزید تحقیق ہو سکیگی۔ سائنسی تحقیق کے متعلق وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی فیملی میں تو مزید علم حاصل کرنے کی پیاس بجھتی ہی نہیں تھی اور اسی سے انہوں نے خود حصہ پایا ہے۔ ان کی زندگی اور ان کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ انسان کا ماحول اچھا ہو خاص طور پر گھر کا ماحول اور وہ یہ فیصلہ کر لے کہ اس نے کسی شعبے میں انسانی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا ہے تو وہ اپنے لئے ایک راستہ متعین کر لے گا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل ہوتی چلی جائیں گی۔

وہ نہایت بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے انتہائی مسرت حاصل ہوتی ہے کہ میری تحقیق اور تجربات کے نتیجے میں لاکھوں انسانوں کی زندگیاں بچائی جا سکی ہیں اور بہت سے تکلیف دہ حالات کو سدھارا جا سکا ہے۔ یہ کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ انسان اپنی تحقیق کے نتائج کو اپنی ہی زندگی میں دیکھ سکے۔

خبروں کا پس منظر

پراودا روس کی حکومت کا اخبار ہے حال ہی میں اس نے اپنے ایک شمارے میں افغانستان کی آزادی کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر یہ بات کہی ہے کہ افغانستان میں اتنی زیادہ امپیریل دخل اندازی ہو گئی ہے۔ کہ اب افغانستان کی آزادی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اسی پرچے میں روس کے صدر میخائل گورباچوف کا نجیب اللہ کے نام ایک پیغام بھی درج ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ کابل کو ہمیشہ روس کی مدد حاصل رہے گی۔ کابل یا افغانستان کی آزادی کے لئے روس ہر قسم کی مدد مہیا کرتا رہے گا۔ افغانستان کی آزادی بھی قائم رہنی چاہیئے اور اسکو استحکام بھی ملنا چاہیئے۔

پراودا نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اگر حالات ایسے ہی رہے تو افغانستان کی آزادی خطرے میں پڑ جائے گی۔ آج جتنا کابل حکومت کو خطرہ ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ روسی حکومت صرف افغانستان کی پشت پناہی ہی نہیں کرتی بلکہ جیسا کہ جنیوا معاہدہ چاہتا ہے بلکہ ایک با اعتماد دوست کا کردار ادا کرتی رہے گی۔

جب تم میں سے کوئی نماز کی جماعت کا امام ہو تو اسے تھوڑا پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت میں ضعیف۔ بیمار اور کام کاج والے بھی ہوں گے اور جب اکیلے پڑھو۔ تو بے شک جتنا جی چاہے پڑھو۔

زمین پر خدا کے جلال اور توحید کو پھیلاؤ (تریاق القلوب صفحہ ۳۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت و تندرستی سے سلامت رکھے اور آپ کو دین اور دنیا کی ہر اچھی چیز عطا کرے آپکو بہت بہت زیادہ علم حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ حاصل کئے ہوئے علم کو دنیا کے لئے خرچ کریں۔ یعنی جو کچھ آپ نے حاصل کیا ہے۔ اس سے دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔

ایک بات ہم آپ سے کہنی چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ کے ابو اور امی تو ہمیں لکھتے ہیں کہ آپ نے بہت اچھے نمبر لے کر کامیابی حاصل کی ہے اور ہم آپکی کامیابی کا ذکر الفضل میں کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ خود ہمیں یہ بات لکھیں تو کیا اس سے آپ کو زیادہ خوشی نہیں ہوگی۔ ہمارا تو حال یہ ہے کہ اگر ہمیں آپ کا خط ملے کہ آپ نے امتحان میں اچھے نمبر لیئے ہیں تو ہمیں اس خبر سے یا اس خط سے زیادہ خوشی ہوگی۔ بہ نسبت اس خط کے جو آپ کے امی یا ابو ہمیں لکھتے ہیں۔ اس سے بھی خوشی ہوتی ہے۔ لیکن اس خط سے جو آپ ہمیں خود لکھیں۔ ہمیں زیادہ خوشی ہوگی۔ یہ بات بھی نہیں ہے کہ صرف اول دوئم اور سوئم آنے والے ہی لکھیں کہ بہت نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ نمایاں کامیابی اپنی جگہ پر لیکن صرف کامیابی بھی تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ نمایاں ہو یا غیر نمایاں اس لئے ضروری نہیں کہ آپ نمایاں طور پر کامیاب ہوں تو ہمیں لکھیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو آپ خاموش رہیں۔ آخر آپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ تو آپ خوش ہیں۔ ہم آپکی خوشی میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ ہمارے سارے قارئین آپ کے لئے دعا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ مزید کامیابیاں عطا کرے۔ بس ایسا کریں کہ آپ خود اپنے نتائج سے ہمیں آگاہ کریں۔ کتنا اچھا لگے گا آپ کو۔ اور ہمیں بھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے حال ہی میں انگلستان میں احمدیہ جماعت یو۔ کے ۔ آپ جانتے ہیں نا کہ یو۔ کے کیا ہے۔ یونائیٹڈ کنگڈم۔ یو کے میں احمدیہ جماعت یو۔ کے کا سالانہ جلسہ ۱۱/ ۱۲/ ۱۳ اگست کو منعقد ہوا۔ ہم نے اس کی ہر وہ روئیداد جو ہمیں انگلستان سے ملی شائع کی ھے امید ہے آپ نے پڑھی ہوگی لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ جلسے کی روئیداد کو بار بار پڑھیں اور خاص طور پر اس حصے پر توجہ دیں جہاں ہمارے پیارے امام نے جماعت کی ترقی کا ذکر کیا ہے۔ گذشتہ چار پانچ سال میں جماعت کو جو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ وہ ہم سب کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ ہماری ترقی کی رفتار پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ آپ کو اس تفصیل کا علم ہونا چاہیئے۔ پس ہماری گذارش ہے کہ آپ اس روئیداد کو جو کئی پرچوں میں چھپی ہے آپ ضرور پڑھیں۔

آپ میں سے بعض عزیز بچوں نے ہمیں لکھا تھا کہ وہ ہمیں کہانیاں اور لطیفے بھیجیں گے۔ لیکن بھئی بھیجا تو کسی نے بھی نہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ میں لکھنے کا جذبہ پیدا ہو۔ آپ اظہار پر قدرت حاصل کر سکیں۔ آپ جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ کہہ سکیں۔ اور اچھی طرح سے کہہ سکیں۔ اس لئے اس کالم میں ہم آپ کو لکھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ کوئی کہانی لکھیں۔ کوئی لطیفہ لکھیں۔ ہم نے تو یہ بھی کہا تھا کہ جس طرح آپ سکول میں وقت گذارتے ہیں اس کی تفصیل لکھیں اور جس طرح آپ اپنے دوستوں اور سہیلیوں سے مل بیٹھ کر کھیلتے ہیں اور پڑھتے ہیں اور ہنستے ہیں۔ اور مختلف قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ اس کی روئیداد بھی ہمیں لکھیں۔ بات یہ ہے کہ الفضل کے تمام قارئین ایک خاندان کی طرح ہیں۔ اور خاندان میں ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جو کچھ میں نے کیا ہے یا جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ اس کا دوسروں کو بھی علم ہو۔ شام کے وقت گھر میں لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی باتیں سناتے ہیں۔ آپ بھی الفضل کے تمام قارئین کو اپنی باتیں بتائیں وہ سب خوش ہوں گے اور خوش ہونے کے علاوہ وہ آپ کے لئے دعائیں کریں گے۔ آپ جانتے ہیں نا کہ دعا کی کیا اہمیت ہے۔ پس آپ قارئین کی دعائیں لینے کے لئے اس کالم میں اپنی باتیں ضرور لکھا کریں۔ اگر الفضل میں شائع شدہ کوئی خاص مضمون کسی وجہ سے آپ کو زیادہ پسند آئے تو اس کے متعلق ضرور لکھیں۔ کہ وہ مضمون آپ کو کیوں پسند آیا اس سے ہمیں پتہ چلے گا کہ آپ کی دلچسپیاں کیا ہیں اور کن باتوں پر آپ خاص طور پر توجہ دیتے ہیں۔

اگر آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام پڑھتے ہیں تو آپ انتخاب کے طور پر ہمیں چند اشعار بھی بھیج سکتے ہیں۔ مختلف شعراء کے۔ ایسا کریں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے شروع کریں اور پھر دو۔ چار۔ پانچ۔ دس اشعار۔ جتنے بھی آپ لکھ سکیں۔ ہمیں لکھیں۔ ہم آپ کے انتخاب کے طور پر وہ شائع کریں گے۔

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان اوپن سکواش چیمپیئن شپ ورلڈ نمبر ا۔ جہانگیر خان نے جان شیر خان کو ہرا کر جیت لیا ہے۔ فائنل میں سب کے سب کھلاڑی پاکستانی ہی تھے۔ جہانگیر خان، جان شیر خان، عمر حیات اور میر زمان۔

یہ میچ کراچی میں جہانگیر خان سکواش کمپلکس میں منگل کے روز کھیلے گئے قمر زمان جو ۱۹، سال سے سکواش کھیل رہے ہیں۔ اور اب انکی عمر ۳۹، سال ہو گئی ہے۔ انہوں نے سکواش سے ریٹائرمنٹ لے لی ہے، کہتے ہیں کہ ۱۹، سال کا سکواش کی دنیا میں سب سے لمبا عرصہ ہے۔ پہلے وہ ٹینس کھیلتے تھے لیکن ۱۵، سال کی عمر میں سکواش کھیلنا شروع کیا۔ وہ گیارہ اپریل ۱۹۵۱ء کو کوئٹہ میں محمد ایوب صاحب کے گھر پیدا ہوئے اور انہوں نے شروع میں سکواش اپنے باپ ہی سے سیکھی۔ بعد میں وہ آفتاب جاوید کے زیر سایہ آ گئے۔ آفتاب جاوید خود ایک بہت اچھے کھلاڑی تھے اور انہوں نے تین دفعہ برٹش امیچور ٹائیٹل ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں جیتے اور اتنی ہی دفعہ وہ برٹش اوپن کے فائینل میں بھی پہنچے۔

پاکستان اوپن چیمپیئن شپ کے دوران انہیں الوداعی پارٹی دی گئی جسکے متعلق جان شیر خان کا کہنا ہے کہ انہیں اطلاع بھی نہیں دی گئی اور جو پارٹی دی گئی وہ قمر زمان کے شایان شان نہیں تھی۔ ان کے خیال میں پی۔ آئی۔ اے کو چاہیئے تھا کہ قمر زمان کو عہدے میں ترقی دیتے اور انہیں کچھ رقم دی جاتی۔ اگر پی۔ آئی۔ اے رقم نہیں دے سکتی تھی تو ان کے لئے ایک بینیفٹ میچ کروا دیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ میں فائنل کھیلنے سے پہلے انکو اپنا خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور اگر ایسا کرنے کی مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں پاکستان اوپن چیمپیئن شپ کا فائینل نہیں کھیلوں گا۔ لیکن بہر حال فائینل کھیلا گیا۔ جہانگیر خان جیت گئے اور جان شیر خان ہار گئے۔

کسی بھی ملک کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہاں ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ کھیلا جائے پاکستان کا ایکدفعہ ۱۹۷۱ء میں ورلڈکپ کیلئے نام پیش گیا تھا کہ یہاں منعقد ہو۔ لیکن بعد میں سپین نے یہ اعزاز پاکستان سے چھین لیا۔ کیونکہ اسوقت انڈو پاکستان جنگ منڈلا رہی تھی۔ اس کے بعد ۱۹۹۰ء میں کھیلا جانے والا ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ اس شرط پر پاکستان کے سپرد کیا گیا کہ وہ سینتھیٹک سرفیس (SYNTHATIC SURFACE) پر ٹیموں کو پریکٹس کروائیں گے، چونکہ اس قسم کے انتظامات ابھی تک ممکن نہیں ہو سکے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ ورلڈ کپ پاکستان میں نہیں کھیلا جا سکے گا۔

اسی سال اکتوبر کی ۶، اور ۷، کو انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن بیلجیم میں اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے جس میں حتمی طور پر یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ ورلڈ کپ پاکستان میں کھیلا جائے یا کسی اور ملک کو یہ موقعہ دیا جائے۔ گذشتہ اولمپک میں کینیڈا کے ایک کھلاڑی کو سونے کا تمغہ دیئے جانے کے بعد اس سے یہ تمغہ واپس لے لیا گیا تھا۔ اس کھلاڑی کے متعلق منتظمین کو پتہ چلا کہ انہوں نے کھیل کے وقت نشہ کیا ہوا تھا۔

باقی صفحہ ۷، پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ تحریریں

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نے اوسلو ناروے سے تحریر کیا ہے "الفضل کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے"۔ اور باتیں تو اور بھی ہیں۔ لیکن سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے چار مکتوبات کے فوٹو سٹیٹ بھجوائے ہیں۔ پہلا ۶ دسمبر ۱۹۸۶ء کا ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق دے رہا ہے اسکو کمال تک پہنچا ئیں۔ اللہ تعالیٰ پھل دے گا۔ سب بچوں کو میرا پیار دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرائض سرانجام دینے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سارے کام جلد جلد کرے اور آپ کا وجود یہاں کی جماعت کے لئے بابرکت ہو۔ گذشتہ تربیت اپنے نتائج ظاہر کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو"۔

دوسرا مکتوب ۳ مارچ ۱۹۸۷ء کا ہے یہ خواجہ عبدالمومن صاحب کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایک تحفہ ارسال کرنے پر تحریر کیا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا "آپ کی طرف سے ارسال کردہ پرخلوص تحفہ مل گیا۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھی جزا عطا فرمائے)۔ آپ تکلیف نہ کیا کریں۔ آپ کی طرف سے دعوت الی اللہ کا شیریں پھل میرے لئے سب سے قیمتی تحفہ ہوتا ہے اس کام میں مگن ہو جائیں۔ اور ناروے کو احمدیت کے نور سے منور کر دیں"۔

تیسرا مکتوب ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "آپ کی (دعوت الی اللہ) کی رپورٹ۔ قابل قدر ہے۔ اللہ ہم زدو بارک اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر عطا کرے۔ اور شیریں پھل عطا کرے۔ اور بچوں کو دین اور ہدایت ـ ـ ـ دعوت الی اللہ کا چسکا لگا دے۔ انہیں میرا محبت بھرا اسلام اور پیار دیں۔ اور بیگم کو بہت بہت سلام دیں۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)۔ آپ بہت اچھی طرح دعوت الی اللہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ سعید روحیں عطا کرے"۔

چوتھا مکتوب ۶ جولائی ۱۹۸۷ء کا ہے۔ حضور فرماتے ہیں "آپ کے خطوط موصول ہوئے (جیسے اللہ چاہے) آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں (دعوت الی اللہ) کے سلسلے کو اور وسیع کریں۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی ساتھ ملائیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کا نور پھیلانے کی توفیق دے۔ خدمت دین کو فضل الٰہی سمجھتے ہوئے کام کرتے رہیں۔

میں (اللہ نے چاہا تو) دُعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے بچوں کو سلام اور پیار دیں۔ مصطفٰے ثابت صاحب کو بتا دیا جائے کہ ان کی کیسٹوں کے مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں"۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۸۶/۱۱/۶ کو مکرم شیخ منصور احمد صاحب منصور کو تحریر فرمایا "آپ کا خط ملا۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو بہت احسن جزا دے) اللہ تعالیٰ آپ کے وقف کو قبول کرے آپ نے جس فدائیت سے اور جذبے سے اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کیا ہے وہ قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دے گا۔ اور ہمیشہ غیب سے آپ کی آسانی بہتری اور ہدایت کے سامان کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت بخشے اور حقیقی رنگ میں مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے آپ کی نظم کے اشعار نے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک جذبات کو قبول فرمائے۔ ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ سب ملنے والوں کو محبت بھرا سلام کہہ دیں"۔

وہ شیطان ہے۔ جو خدا کے سامنے انکسار اختیار نہ کرے۔

براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۹

بقیہ: کھیل اور کھلاڑی

جس کی کھلاڑیوں کو اجازت نہیں ہوتی۔ اب انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک فلائنگ لیبارٹری قائم کرے گی تا کہ کھیلنے والوں کے اچانک معائنے کا انتظام کیا جا سکے۔ یہ معائنہ کسی بھی جگہ پر ہو سکتا ہے اور اس کا پہلے سے اعلان نہیں کیا جایا کرے گا۔

مائیک ٹائسن اس وقت دنیا کے ہیوی ویٹ باکسنگ کے چیمپئن ہیں۔ ان کا اگلا مقابلہ ۱۸ نومبر کو ریزر روڈک سے کینیڈا میں ہوگا۔ جب مقابلہ کروانے والے ڈان کنگ امریکہ میں اس کا انتظام نہ کر سکے تو کینیڈا میں باکسنگ کے شائقین کے ایک گروپ نے ۳۰ لاکھ ڈالر کی پیشکش کر کے یہ فیصلہ کر لیا کہ یہ مقابلہ کینیڈا میں ہوگا۔

اوول انگلینڈ میں آسٹریلیا نے انگلستان کی کرکٹ ٹیم کو چھ میچوں میں سے پانچ میچ جیت کر ہرا دیا۔ آخری میچ بغیر ہار جیت کے فیصلے کے ختم ہو گیا۔ دوسرے اور تیسرے دن یہ میچ چار سے پانچ گھنٹوں تک بارش کی وجہ سے رکا رہا۔

سابق کپتان حسن سردار (ہاکی) نے کہا ہے کہ یورپ کی ہاکی کی ٹیمیں اب بہت اچھا کھیلنے لگی ہیں۔ ان میں ایسے کھلاڑی بھی موجود ہیں جو دس دس سال سے بہت اچھا کھیل رہے ہیں۔ مسلسل مصنوعی پچ پر کھیلنے کے باعث وہ پاکستانیوں سے زیادہ اچھا کھیل سکتے ہیں۔

حسن سردار نے یہ بھی کہا کہ یہ ایک اچھی بات ہے کہ ہم بھی مصنوعی پچ کی طرف آ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یورپین کھلاڑی صحت کے لحاظ سے ہم سے زیادہ صحت مند ہیں اور یہ بات بھی ہے کہ ہم پاکستان اور انڈیا میں کھلاڑیوں کو جلدی جلدی بدلا جاتا ہے جبکہ یورپ میں اپنے سینئر کھلاڑیوں کو کھلاتے رہنے سے وہ کافی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

چارلس ورتھ کا نام ہے کہ انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۸ء میں کھیلنا شروع کیا تھا اور ۱۹۸۸ء تک وہ کھیلتے رہے حتی کہ انہوں نے ۲۰ سال ہاکی کھیلی۔

اخبارِ احمدیہ

تقریب رخصتانہ

مکرم ریاض احمد صاحب ناصر ابڑو مربی سلسلہ کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امتہ الاعلیٰ نصرت صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب ابڑو آف لاڑکانہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۷ جولائی بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے شام عمل میں آئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

عزیزہ کا نکاح گذشتہ سال مکرم طارق محمود صاحب راشد (مینیجر نیشنل بنک۔ کوئٹہ) ابن مکرم ماسٹر عبدالماجد صاحب امجد ڈیرہ غازی خاں کے ساتھ پڑھا گیا تھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

مَیں نے اپنے بیٹے محمد بوٹا کا نام تبدیل کر کے "مبشر احمد" رکھ لیا ہے آئندہ سے اسے مبشر احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے

(اشرف احمد باجوہ محلہ نصیر آباد ربوہ)

توجہ فرمائیے

بہترین حالت میں کم استعمال شدہ فریج، ڈیپ فریزر (ائر کنڈیشنر، کلر ٹی۔وی نیشنل جاپان) روم کولر اور بیڈ وغیرہ برائے فروخت ہیں، فیملی بیرون ملک جا رہی ہے۔ اسکے علاوہ اگر آپ اپنا سامان فروخت کرنا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں، فریج ماسٹر۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ

کریم سوپ فیکٹری

ستیانہ روڈ ـ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایم ایس سی پارٹ ون اور ایم اے عربی پارٹ ون

مندرجہ بالا کلاسز میں داخلہ کے امیدواروں کی درخواستیں مجوزہ فارموں پر ۱۲ ستمبر دو بجے تک کالج دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ پراسپیکٹس / فارم کالج دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ تحریری امتحان اور انٹرویو متعلقہ شعبہ جات میں بالترتیب ۱۶ اور ۱۷ ستمبر کو ٹھیک نو بجے شروع ہو گا۔ دیگر معلومات / شرائط کالج نوٹس بورڈ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(" جنگ " —— ۲ ستمبر ۸۹ء)

ہفتہ تحریکِ جدید

سیدنا حضرت فضلِ عمرؓ نے تحریک جدید کے متعلق جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

یکم ستمبر سے ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں حضورِ انور کا یہ ارشاد خصوصیت سے پیش نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

برائے فروخت

وڑائچ لائیو سٹاک فارم واقع چک ۱۷ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں ۲۵ عدد خالص فریزیئن براہِ راست آسٹریلیا سے درآمد شدہ اور ۱۵ عدد ۳/۴ کراس وہڑیاں اور گائیں برائے فروخت موجود ہیں۔

خواہشمند حضرات مورخہ ۱۵ اور ۱۶ ستمبر کو موقعہ پر حاضر ہو کر مطلوبہ جانور خرید سکتے ہیں۔ رابطہ: محمود احمد ویٹرنری افسر کوٹ امیر شاہ - ۱۴/۲ دار الصدر شمالی ربوہ

کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ

(کشف الغطاء ص ۸)

سرزمینِ قادیان کا اولین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ ، ربوہ ، قلعہ کالر ، ملتان ، کراچی

۷۴۸۴۴ ، ۹۰۶ — ، ۳۱۰۲۶ —

خبریں

• وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے ملک میں جمہوری نظام کی کامیابی کے لئے ماضی کی تلخیاں بھولنے اور وفاق اور صوبائی حکومتوں میں بہتر تعلقات کے لئے پیپلز پارٹی اور اسلامی جمہوری اتحاد میں اختلاف ختم کرنے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے وفاقی وزیر قانون افتخار حسین گیلانی سے اپنی ملاقات کو انتہائی خوشگوار قرار دیا۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سابقہ حکومت ہوتی تو بجلی کے نرخ میں زیادہ اضافہ کرتی۔

• پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی قربان علی شاہ نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے اپنے اختلافات کو سرعام بیان کیا ہے۔ مختلف اخبارون نے ان کے ساتھ بعض اور اراکین اسمبلی کی ناراضگی کی بھی خبر دی ہے۔ ان کی تعداد ۱۰ سے ۳۲ بتائی گئی ہے۔

• صادقیہ نہر میں کشتی ڈوب جانے سے ۱۱ افراد جاں بحق ہو گئے۔ ملاح کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جائے حادثہ منچن آباد سے بارہ میل دور ہے۔

• سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ صحیح پارلیمانی نظام کے لئے آئین میں بہت سی اصلاحات کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے آٹھویں ترمیم کو سیاسی سٹنٹ قرار دیا۔ اس کو چاہئے کہ اس ترمیم کے لئے سیاسی جماعتوں سے صلاح مشورہ کرے۔

• پاکستان کے نجی شعبہ کی طرف سے ایٹمی ری ایکٹر کے قیام میں تعاون کی پیشکش کی گئی ہے۔ حکومت نے ان نجی نمائندوں سے جب رابطہ کیا تو ان کو حوصلہ افزا جواب ملا ہے

• بیروت کی پندرہ لاکھ کی آبادی میں اب صرف ۷ لاکھ باقی رہ گئے ہیں۔ جبکہ ۸ لاکھ شہر چھوڑ کر قبرص اور شام بھاگ گئے ہیں۔ بیروت میں خانہ جنگی کو کئی سال ہو چکے ہیں۔

• انڈونیشیا نے پیشکش کی ہے کہ وہ پاکستان کو جاپان سے حاصل کردہ ٹیکنالوجی فراہم کرنے کو تیار ہے۔

• بجلی کے وفاقی وزیر مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ بجلی کے نرخوں میں ابھی اور بھی اضافہ متوقع ہے۔

• سارک وزرائے خارجہ کا اجلاس نومبر میں اسلام آباد میں ہو گا

• پی آئی اے کے لاپتہ فوکر طیارے کی تلاش ۱۰ دیں روز بھی جاری رہی۔ یہ تلاش فضائی اور زمینی دونوں ذرائع سے جاری ہے۔ تاحال طیارے کا کوئی پتہ نہیں چلا اس پر ۵۴ افراد سوار تھے۔ فوکر کا سراغ لگانے والے کے لئے دس لاکھ روپے انعام مقرر کیا گیا ہے۔

• مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے پیشگوئی کی ہے کہ اگلے سال مڈٹرم انتخابات ہونگے۔

• جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ مڈٹرم الیکشن کے اچھے نتائج نہیں نکلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کے سیاسی وجود کو برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

• قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے دس اراکین نے علیحدہ نشستوں کے لئے درخواست دے دی ہے۔

• فیصل آباد بورڈ کے ایف اے کے رزلٹ کا اعلان ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو کیا جائے گا۔

دمہ کورس
ASTHMA COURSE

۴۰ روزہ کورس

قیمت -/۶۰

پرانا نزلہ کورس
CATARRH COURSE

مختصر کورس

قیمت -/۱۶

زکام کورس
COLD COURSE

مختصر کورس

قیمت -/۱۶

بندش ناک کورس
NASAL COURSE

مختصر کورس

قیمت -/۱۶

ٹی۔ بی کورس
T.B COURSE

۳۰ روزہ کورس

قیمت -/۵۰

تفصیلی لٹریچر -/۳ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: سیلز ، کلینک ، رہائش ڈاکٹرز

۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷